تبصـــــرہ کتب

نام کتاب :حکیم محمد موسیٰ امرتسری : ایک ادارہ ، ایک تحریک
مؤلف : سیّد محمد عبداللہ قادری
ناشر : داتا گنج بخش اکیڈمی، ھمایوں سٹریٹ، بلال گنج لاھور
صفحات : اسّی
قیمت : تیس روپے

جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری اپنی علم دوستی اور کتاب شناسی کی بدولت ملک کے علمی اور دینی حلقوں کی جانی پہچانی شخصیت ھیں ۔ حال ھی میں انھوں نے چھ ہزار کے لگ بھگ کتابوں پر مشتمل اپنا کتب خانہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو بطور عطیہ پیش کیا ہے۔ حکیم صاحب نے مختلف اشاعتی اداروں کے زیر اھتمام درجنوں کتابچے ھزاروں کی تعداد میں تقسیم کیے ھیں ۔ نشرواشاعت کے ساتھ ساتھ انھوں نے خود بھی چند بہت وقیع مضامین قلمبند کیے ھیں جن میں حضرت علی ھجویریؒ کی تالیف ,,کشف المحجوب،، پر ان کا مقدمہ خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہے جو مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری کے ,,ترجمۂ کشف المحجوب،، کے ساتھ شائع ھوا ہے۔

سیّد محمد عبداللہ قادری کو نہ صرف حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب سے عقیدت و ارادت ہے بلکہ انھیں دو سال حکیم صاحب کے بہت قریب رھنے کا موقع ملا ہے۔ انھوں نے حکیم صاحب کی سوانح حیات اور علمی و دینی خدمات پر یہ کتابچہ لکھ کر اس

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad.
http://iri.iiu.edu.pk/

روایت کو آگے بڑھایا ہے کہ اہل علم و دانش کی قدر دانی ان کی زندگی میں بھی ہونی چاہیئے ۔ قادری صاحب کی یہ پہلی کاوش ہے جو کتابی شکل میں شائع ہوئی ہے ، چند فنی کمزوریوں کے باوجود کتابچہ اردو کے سوانحی ادب میں مفید اضافہ ہے۔

(اختر راھی)

★★★

نام کتاب : فهرست آثار چاپی شیعه در شبه قاره (بخش اول)
تالیف : سیّد حسین عارف نقوی
ناشر : مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان ـ اسلام آباد
صفحات : ۱۷۵
قیمت : پچاس روپے

اردو زبان کے مطبوعہ ذخیرے کی فهرستیں تیار کرنے کا آغاز مرزا سجاد بیگ کی الفهرست (اشاعت : ۱۹۲۳ء) سے هوتا ہے۔ اس اوّلین کوشش کے بعد انجمن ترقی اردو پاکستان نے ,,قاموس الکتب،، پر کام شروع کیا اور مذهبیات سے متعلق اس کی پهلی جلد ۱۹۶۱ء میں شائع هوئی ـ بعد میں تاریخ اور عمرانی علوم سے متعلق دو مزید جلدیں یکے بعد دیگرے شائع هوئیں مگر ان میں پهلی جلد جیسا اهتمام اور محنت نظر نهیں آتی ـ انجمن ترقی اردو پاکستان کی اس ناتمام کوشش کے بعد نیشنل بک کونسل آف پاکستان نے ۱۹۷۳ء میں ,,سال کتاب،، کی مناسبت سے سیرت رسولؐ ، تاریخ ، اسلامیات اور ادب کے موضوعات پر پاکستان میں شائع هونے والی کتب کی ,,جامع فهارس،، (به مطابق دعوئ ناشر) شائع کیں ـ ان میں سے ,,اسلامیات،، سے متعلق فهرست کا نظرثانی شده دوسرا ایڈیشن بھی شائع هوا ہے۔

هندوستان میں ساهتیه اکیڈمی دهلی نے هندوستانی زبانوں کی جامع فهرست کتب (بزبان انگریزی) ترتیب دی اور اردو زبان کو بھی اس میں شامل کیا ـ مقتدره قومی زبان اسلام آباد نے بھی مختلف موضوعات پر اردو کتابیات شائع کی هیں ـ ان فهارس کے ساتھ ساتھ مختلف مسلم دینی مکاتب فکر نے اپنے اپنے علمی و دینی

کارناموں کے حوالے سے فہرستیں شائع کی ھیں ۔ ابو یحییٰ امام خان نوشہروی کی "ھندوستان میں اھل حدیث کی علمی خدمات" اور عبدالستار قادری کی "مراۃ التصانیف" کو اس زمرے میں شمار کیا جا سکتا ہے ۔ اب سیّد حسین عارف نقوی کی کاوش ,,فہرست آثار چاپی شیعه درشبه قاره،، کا پہلا حصه سامنے آیا ہے جس میں ترجمه و تفسیر قرآن، علوم قرآن، تجوید، حدیث ، اصول حدیث ، رجال حدیث اور عقائد پر (مرتب کے شمار کے مطابق) ۹۳۵ کتابوں کا تعارف درج کیا گیا ہے۔ موضوع وار تفصیل یه ہے۔

ترجمه و تفسیر قرآن	۱۷۰
علوم قرآن	۱٦۷
تجوید	۱۴
احادیث (اصول حدیث، رجال ومتون)	۲٦۳
عقائد	۳۲۱

شیعه علماء کی تصنیف وتالیف کے حوالے سے زیر نظر فہرست "قاموس الکتب" اور "اسلامیات" (شائع کردہ نیشنل بک کونسل آف پاکستان) سے زیادہ جامع اور مفصل ہے اور مرتب بجاطور پر اس کام پر مبارک باد کے مستحق ھیں ۔

فہرست کے عنوان سے یه محسوس ھوتا ہے که اس میں برصغیر میں مطبوعه شاید ان کتابوں کے بارے میں معلومات یکجا ھیں جو شیعه نقطۂ نظر کے مطابق تالیف ھوئی ھیں مگر حقیقت میں فہرست میں ان کتابوں کا احاطه مقصود ہے جو برصغیر کے شیعه اھل قلم کی کاوش ھیں ۔ الجامع الصحیح (بخاری) ، جامع ترمذی، سنن ابن ماجه، سنن ابی داؤد اور سنن نسائی وغیرہ اھل سنت کی معروف کتب حدیث ھیں مگر ان کے تراجم کا ذکر ,,فہرست آثار چاپی شیعه در شبه قاره،،

میں اس لیے کیا گیا ہے کہ مترجم سیّد نائب حسین نقوی کا تعلق شیعہ مکتب فکر سے ہے۔ اسی طرح محمد حسین طباطبائی ، آیۃ اللہ مرتضیٰ مطہری اور محسن قرائتی کی بعض تصانیف کے تراجم "فہرست آثار چاپی شیعہ" میں جگہ نہیں پا سکے کیوں کہ ان کے مترجمین کا تعلق اہلِ تشیع سے نہیں ہے۔ ڈاکٹر کاظم علی رسا کی بعض کاوشیں برصغیر سے باہر ایران میں چھپیں مگر ان کا اندراج موجود ہے۔ (دیکھیے : صفحہ ۱۳٦)

جناب مرتب نے اپنی اس کاوش کو "توضیحی فہرست" قرار دیا ہے اور انہوں نے کوشش کی ہے کہ اس فہرست میں ,,صرف ان کتابوں کا تذکرہ کیا جائے جنہیں [انہوں] نے براہ راست دیکھا ہے لیکن جو کتابیں خود نہیں دیکھی جا سکیں ، ان کے سامنے حوالہ لکھ دیا،، جائے ۔ چنانچہ منابع کے تحت جن چار کتابوں کا اندراج ہے ان میں سے ایک رسالہ دو ماھی (تہران) ہے اور فہرست میں ,,توحید،، کے حوالے ملتے ھیں مگر بہتر یہ ھوتا کہ ,توحید، کی جلد اور شمارے یا ماہ و سال کا ذکر کر دیا جاتا ۔ بعض اندراجات کے آخر میں ,, بے بہا،، کا اختصار لکھا گیا ہے۔ شاید اس سے مراد ,,تذکرہ بے بہا فی تاریخ العلماء،، (تالیف : سید محمد حسین نوگانوی) ہے اور فہرست منابع میں سہواً درج ھونے سے رہ گیا ہے۔

جنابِ مرتب نے جو کتابیں بچشم خود دیکھی ھیں ان کے بارے میں انہوں نے مؤلف کا نام، بصورت ترجمہ مترجم کا نام، ناشر، مطبع، صفحات، سال اشاعت، مقام اشاعت، کاتب اور قیمت درج کرنے کے ساتھ مختصر تبصرہ لکھا ہے تاھم فہرست میں یکسانیت نہیں پائی جاتی ۔ مرّتب کی دیکھی ھوئی درجنوں کتابوں کے بارے میں صرف مؤلف کا نام بتانے پر اکتفا کیا گیا ہے۔ تفسیر انوار النجف فی اسرار

المصحف اور تفسیر نمونہ کی ہر جلد کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ اس میں قرآن مجید کے کس حصے کی تفسیر کی گئی ہے مگر تفسیر رضی کے بارے میں ایسی کوئی تفصیل نہیں ۔

مرتّب نے جو کتابیں خود دیکھی ہیں ان کے بارے میں سال اشاعت اور صفحات کے بارے میں معلومات بآسانی مہیا کی جا سکتی تھیں مگر درجنوں اندراج ایسے ہیں جن میں ان امور کی جانب توجہ نہیں دی جا سکی ۔ اس کے برعکس قیمت ، کاتب اور مطبع جیسی نسبتاً کم اہم معلومات درج کی گئی ہیں ۔ قیمت اس لیے غیر اہم ہے کہ فہرست خرید و فروخت کے حوالے سے مرتّب نہیں کی جا رہی اور آج کل مطبع سے زیادہ ناشر کی اہمیت ہے ۔

بعض کتابوں کا اندراج ایک سے زائد بار ہوا ہے ۔ سید راحت حسین گوپالپوری کی تالیف ,,انوار القرآن جلد اول،، کا مکرّر اندراج ”تفسیر انوار القرآن“ کے زیر عنوان کر دیا گیا ہے ۔ صفحہ ۱۹ پر مولانا مرتضیٰ حسین الہ آبادی کی تالیف ,,تفسیر التکمیل،، کا ذکر ہے ۔ اسی تفسیر کا ذکر صفحہ ٦٢ پر ,,کتاب التکمیل،، کے نام سے کیا گیا ہے ۔ صفحہ ۲۵ پر ,,قربیٰ و مودّت،، اور ,,قصہ اصحاب کہف (منظوم)،، کا اندراج ہے ۔ دوبارہ صفحہ ۳۳ پر یہی کتابیں درج ملتی ہیں ۔ صفحہ ٧٧ ۔ ٧٨ پر مولانا ملک محمد شریف کے ,,اردو ترجمہ ینابیع المودّۃ،، کا ذکر ہے ، صفحہ ٩٧ پر ,,معالم العترۃ،، کے تحت اسی ترجمے کا ذکر مقصود ہے ۔ سیّد یوسف حسین کے ترجمۂ اعتقادیہ کا ذکر صفحہ ۱۵۱ پر ,,رسالہ جعفریہ،، کے نام سے اور صفحہ ۱۵۹ پر عقائد جعفریہ کے نام سے ہے ۔

فہرست میں ایک دو مقامات پر جگہ خالی چھوڑ دی گئی ہے ۔ صفحہ ۲۰ پر کتاب نمبر ٦۴ اور صفحہ ١٦٠ پر مصنف ,,غایۃ

القصویٰ" کے والد ماجد کا نام دیا گیا ہے مگر خود مصنّف کے نام کے لیے جگہ چھوڑی گئی ہے۔ بعض کتابیں غلط جگہ درج ہوئی ہیں مثال کے طور پر "تجوید" کی کتابوں کے آخر میں جن کتابوں کا ذکر بطور ضمیمہ کیا گیا ہے ان میں سے "تحریف قرآن" اور "شیعہ اور تحریف قرآن" کا تعلق تجوید سے نہیں ہے۔ اسی طرح علوم القرآن میں درج "مجمع الآیات" کو ترجمہ و تفسیر کے حصے میں ہونا چاہیئے تھا۔

کتابت کی اغلاط سے پاکستان میں شائع ہونے والی شاید ہی کوئی کتاب خالی ہو۔ "فہرست آثار چاپی شیعہ" میں بھی کتابت کی اغلاط ہیں جو کھٹکتی ہیں۔ کجھوا ضلع سارن (بہار) کی ایک بستی ہے جو نوّے سال سے شائع ہونے والے معروف مجلّہ "اصلاح" کی وجہ سے شیعہ حلقوں میں محتاج تعارف نہیں مگر کتاب میں "کجھوا" کو کہیں "کھجوہ" اور کہیں "کھجوا" درج کیا گیا ہے۔

بحیثیت مجموعی جناب مرّتب نے مناظراتی انداز کی کتابوں کے تعارف و تبصرہ میں اپنی غیر جانبداری برقرار رکھی ہے اور مخالف وموافق علماء کا یکساں ادب و احترام سے ذکر کیا ہے البتہ صفحہ ۴۷ پر مولانا عبدالشکور لکھنوی (م۱۳۸۱ھ) کی نسبت سے مذہب اہل سنت کو "شکوری مذہب" لکھا گیا ہے۔

فہرست بڑی حد تک جامع ہے، تاہم کسی بھی کتابیات کے بارے میں یہ دعویٰ نہیں کیا جا سکتا کہ ہر ایک کتاب کا ذکر اس میں آگیا ہے۔ آغاشاعرلکھنوی کے منظوم ترجمۂ قرآن "افصح الکلام" کا ذکر نہیں ہو سکا۔ اسی طرح عقائد مذہب شیعہ [مرزا یوسف حسین، لاہور: شیعہ جنرل بک ایجنسی (س ۔ ن)؛ ۷۰ ص]، اصول دین: نہج البلاغہ کی روشنی میں [علامہ محمد باقر بہبودی۔ سید

غضنفر حسین البخاری (مترجم)، کراچی : خانه فرهنگ جمهوری اسلامی ایران (۱۹۸۳ء) ، ص ۱۰۲] ,,ترجمه احکام المیت فی فضائل اهل البیت ،، اور ,,مستند حدیث کساء با ترجمه ،، [سید آغا مهدی ، کراچی : النجف (س . ن] وغیره درج هونے سے ره گئی هیں ۔

امید کی جاتی ہے که ,,فهرست آثار چاپی شیعه در شبه قاره،، کے دوسرے حصے بهی جلد منظر عام پر آئیں گے ۔

(اختر راهی)

★★★